15

سلسلة اربعينات الحديث النبوی

قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أربعون حديثا

في المرض والموت

اربعینِ مرض وموت

انسان کی بیماری، وفات اور تکفین وتدفین

کے بارے چالیس احادیث

تالیف

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله ﷺ:
نَضَّرَ اللهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

15
سلسلة اربعينات الحديث النبوی

أربعون حديثا
فی المرض والموت

اربعینِ مرض وموت

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔لاہور

نام کتاب: اربعینِ مرض وموت

تألیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانِ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَھُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْھِمْ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

"جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔" [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔"

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم "یومِ عید" بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحیح بخاری، کتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحدیث : 2668، عن زید بن ثابت۔

"اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔"

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔"[1]

"وہ اہل حدیث ہیں۔"

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔" [2]

"اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔"

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اوران کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْاَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اورادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ ”أَلَارْبَعُوْنَ فِی المرض والموت“ زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اوراس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصارالسنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

مریض کی بیمار پرسی اور بیماری کا ثواب

حدیث:1

((عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ . قِيلَ: مَا هُنَّ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: اِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ، وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ .)) [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تیری اس سے ملاقات ہو تو اس کو السلام علیکم کہہ، اور جب وہ تجھے کھانے پر مدعو کرے اس کی دعوت قبول کر، اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی کا مطالبہ کرے اس کی خیر خواہی کر، اور جب وہ چھینک لے اور ''الحمد للہ'' کہے تو اس کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہہ، اور جب

[1] صحيح مسلم، كتاب الآداب، رقم: 5-2162- سنن نسائى، رقم: 1938- سنن ابن ماجه، رقم:1433.

وہ بیمار ہو جائے اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے اس کے (جنازہ کے) ساتھ جا۔“

حدیث:2

((وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ، يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِى، قَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ اَعُودُكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِى فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِى عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِى، قَالَ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِى فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِى؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِى، قَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ اَسْقِيكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِى فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ أَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِى.)) [1]

”اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا، آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ (بندہ) کہے گا، اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا؟ جب کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا، تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ تجھے معلوم ہونا چاہیے، اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے وہاں پاتا۔ آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا، تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا؟ (بندہ) کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم:6556.

جب کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا، تجھے علم نہیں! میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے اس کو کھانا نہ کھلایا۔ کیا تجھے علم نہیں؟ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس (کا ثواب) میرے پاس پاتا۔ آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا، تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تو نے پانی نہ پلایا۔ کیا تجھے علم نہیں؟ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اس کا (ثواب) میرے پاس پاتا۔"

حدیث: 3

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِی بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ، يُرِيدُ عَيْنَيْهِ.)) [1]

"اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب میں اپنے بندے کی اس کی دو محبوب چیزوں میں آزمائش کروں اور وہ اس پر صبر کرے تو میں ان دونوں چیزوں کے بدلے اس کو جنت عطا کروں گا۔ دو محبوب نعمتوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں۔"

حدیث: 4

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِی رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المرض، رقم: 5653۔ مسند احمد: 144/3.

[2] سنن ترمذی، ابواب الجنائز، رقم: 979۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

''اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ کسی شخص کے آرام کے ساتھ مرنے پر مجھے رشک نہیں ہوگا، جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدت کا مشاہدہ کیا ہے۔''

حدیث 5:

((وَعَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ، وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.)) [1]

''اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت ہوتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک پیالے میں پانی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ پیالے میں ڈالتے پھر اپنے چہرے پر پھیرتے اور (یہ) کلمات ارشاد فرماتے ''اے اللہ! موت کی ناگواریوں یا موت کی شدتوں پر میری مدد فرما۔''

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَذِكْرِهِ

موت کی آرزو اور اس کو یاد کرنا

حدیث 6:

((وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يتمنّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خيرًا، وَإِمَّا

[1] سنن ترمذی، ابواب الجنائز، رقم: 978۔ سنن ابن ماجہ، رقم: 1623۔ مسند احمد: 64/6.

مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ .)) ❶

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے۔ کیونکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو شائد وہ مزید نیک اعمال کر لے اور اگر وہ بدکار ہے تو شائد اللہ سے معافی مانگ کر اس کو راضی کر لے۔''

حدیث: 7

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ ـ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ ـ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: لَيْسَ ذَالِكِ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ .)) ❷

''اور سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو محبوب جانتا ہے، اللہ اس کی ملاقات کو محبوب جانتا ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے،

❶ صحیح بخاری، کتاب المرض، رقم: 5673۔ سنن نسائی، رقم: 1818۔ سنن دارمی، رقم: 2758۔ مسند احمد: 263/2.

❷ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: 6507۔ صحیح مسلم، رقم: 2684/15۔ سنن ترمذی، رقم: 2309۔ سنن نسائی، رقم: 1838۔ سنن دارمی: 402/2۔ الموطا: 240/1، رقم: 50.

اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ محترمہ نے عرض کیا، بلاشبہ ہم موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاملہ اس طرح نہیں ہے البتہ (حقیقت یہ ہے) کہ مومن جب موت سے ہمکنار ہوتا ہے تو اس کو اللہ کی رضا اور (اللہ کی جانب سے) اکرام و احترام کی بشارت ملتی ہے تو کوئی چیز اس کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی جو اس کے سامنے ہوتی ہے۔ اس پر وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کی چاہت کرتا ہے۔ اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی خبر سنائی جاتی ہے تو اس کے سامنے جو منظر ہوتا ہے اس سے زیادہ قبیح چیز اس کے نزدیک کوئی دوسری چیز نہیں ہوتی چنانچہ وہ اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس کے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔''

حدیث: 8

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِی الْمَوْتَ.)) 1

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو۔''

حدیث: 9

((وَعَن عبدالـلّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تُحْفَةُ المؤمنِ الموتُ.)) 2

1 سنن ترمذی، ابواب الزهد، رقم: 2307۔ سنن نسائی، رقم: 1824۔ سنن ابن ماجه، رقم:4258۔ مسند احمد:293/2۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

2 شعب الایمان للبیهقی :171/7، رقم:9884.

''اور سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت تو مومن کے لیے تحفہ ہے۔''

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

قریب الموت ہونے پر جو کلمات کہے جاتے ہیں

حدیث: 10

((وَعَـنْ أبى سعيدٍ و، وأبي هريرة، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.)) [1]

''اور سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے فوت ہونے والوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔''

حدیث: 11

((وَعَـنْ أُمِّ سَـلَـمَةَ قَـالَـتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا حَـضَرْتُمُ الْـمَـرِيـضَ، أَوِ الْمَيِّتَ، فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ.)) [2]

''اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی بیمار یا فوت ہونے والے کے ہاں جاؤ تو اچھے کلمات کہو، اس لیے کہ تمہاری باتوں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 916/1، سنن ابی داود، رقم: 3117.

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 919/6- سنن ابی داود، رقم: 4115- سنن ترمذی، رقم: 977.

حدیث: 12

((وَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [1]

''اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا آخری کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

حدیث: 13

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ .)) [2]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے۔''

حدیث: 14

((وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اخْرُجِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ، فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ، ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا، فَيُقَالُ مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ، فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، ادْخُلِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ

---

[1] سنن ابی داود، کتاب الجنائز، رقم: 3116۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1242، سنن ترمذی، رقم: 989.

وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ ، فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ ، حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ ، وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءُ ، قَالَ: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ ، اخْرُجِي ذَمِيمَةً ، وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ ، وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ، فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ ، حَتَّى تَخْرُجَ ، ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ ، فَلَا يُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ فَيُقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ ، ارْجِعِي ذَمِيمَةً ، فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ .)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی موت قریب ہوتی ہے تو فرشتے اس کے قریب آتے ہیں۔ اگر (فوت ہونے والا) شخص صالح انسان ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے پاک روح! جو پاک جسم میں تھی، باہر آ جا تو قابل تعریف ہے۔ اللہ کی رحمت، اس کے عطیات اور راضی ہونے والے پروردگار سے خوش ہو جا۔ مسلسل اس کو یہ کلمات کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح جسم سے باہر آ جاتی ہے۔ بعد ازاں روح کو آسمان کی جانب لے جایا جاتا ہے، اس کے لیے (آسمان کا) دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ کون روح ہے؟ فرشتے بتاتے ہیں، فلاں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پاکیزہ (روح) کے لیے خوش آمدید ہو جو پاک جسم میں رہی (جنت میں) داخل ہو جا، تو تعریف کے لائق ہے

---

[1] سنن ابن ماجه ، كتاب الزهد ، رقم: 4262، مسند احمد: 364/2۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اور تو اللہ کی رحمت، اس کے عطیات اور ایسے پروردگار سے ملاقات کے لیے خوش ہو جا جو تجھ پر ناراض نہیں۔ اسے مسلسل یہ کلمات کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے جس میں اللہ ہے۔ (لیکن) جب بدکار شخص فوت ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے خبیث روح! جو ناپاک جسم میں ہے تو قابل مذمت ہے باہر نکل آ۔ گرم پانی، پیپ اور اس کے دیگر عذابوں کی بشارت قبول کر۔ اس کو مسلسل یہی کلمات کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح باہر نکل آتی ہے پھر اس کو آسمان کی جانب چڑھایا جاتا ہے۔ اس کے لیے دروازے کھولنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ جواب میں بتایا جاتا ہے کہ فلاں ہے تو (اس کے حق میں) پیغام ملتا ہے، خبیث روح کو خوش آمدید نہ ہو جو ناپاک جسم میں تھی، تو واپس چلی جا تو قابل مذمت ہے، تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھل سکتے۔ چنانچہ اس کو آسمان سے واپس بھیج دیا جاتا ہے پھر وہ قبر میں رہتی ہے۔“

حدیث: 15

((وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا. قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ، قَالَ: وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَآءِ: رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ، فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلَى رَبِّهٖ، ثُمَّ يَقُولُ: انْطَلِقُوا بِهٖ اِلَى آخِرِ الْاَجَلِ. قَالَ: وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ، قَالَ حَمَّادٌ: وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا، وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَآءِ: رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ، قَالَ: فَيُقَالُ: انْطَلِقُوا بِهٖ اِلَى آخِرِ

الْاَجَلِ . قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ: فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى اَنْفِهِ هٰكَذَا .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن کی روح (اس کے جسم سے) نکلتی ہے تو روح کو دو فرشتے اٹھا کر (آسمان کی جانب) لے جاتے ہیں۔ حماد راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روح کی عمدہ خوشبو کا ذکر کیا اور کستوری کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسمان کے فرشتے کہتے ہیں (یہ) پاکیزہ روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے، اللہ کی رحمتیں تجھ پر اور اس جسم پر ہوں جس کو تو نے آباد کر رکھا تھا۔ چنانچہ روح کو اس کے پروردگار کی جانب لے جایا جاتا ہے۔ بعد ازاں اللہ فرماتا ہے، اس کو برزخ کے آخری وقت تک لے جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور جب کافر کی روح (اس کے جسم سے) نکلتی ہے۔ حماد راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بدبو اور (اس پر) لعنت کا ذکر کیا۔ (چنانچہ) آسمان کے فرشتے کہتے ہیں، ناپاک روح زمین کی جانب سے آئی ہے (اس کے بارے میں) کہا جائے گا کہ اس کو برزخ کے آخری وقت تک لے جاؤ۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر تھی اپنی ناک پر اس طرح ڈال لیا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خاص طریقہ سے چادر اوڑھ کر دکھایا)۔''

وضاحت: ...... حالت کشف میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کا مشاہدہ کیا اور اس کی بدبو کو آپؐ نے محسوس کیا تو ناک پر چادر ڈال لی۔ گویا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بدبو آ رہی ہے۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب قوم ثمود کی بستیوں کے پاس سے گزرے اور ان کے عذاب کا مشاہدہ کیا تو

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها، رقم: 75-2872.

آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا تھا۔

حدیث :16

((وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ، أَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ، فَيَقُوْلُونَ: أُخْرُجِي رَاضِيَةً، مَرْضِيًّا عَنْكِ، إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَان، وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ، فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ، حَتَّى أَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتَّى يَأْتُوْا بِهِ بَابَ السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُونَ: مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ! فَيَأْتُوْنَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ، فَيَسْأَلُونَهُ: مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ، مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَيَقُولُونَ: دَعُوهُ، فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا. فَيَقُوْلُ: قَدْ مَاتَ، أَمَا أَتَاكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ ذَهَبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ: أُخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؛ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ، فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ.)) [1]

"اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مومن پر موت کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم (کا لباس) لے کر آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، اے روح! تو (باہر) نکل آ۔ تو اللہ سے خوش ہے اور وہ تجھ سے خوش ہے۔ اللہ کی رحمت، اس کی نعمتوں اور

[1] سنن نسائی، کتاب الجنائز، رقم: ۱۸۳۳۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 1309.

اپنے پروردگار کی جانب آ، جو تجھ پر ناراض نہیں ہے۔ چنانچہ (اس کے جسم سے) روح نہایت عمدہ کستوری جیسی خوشبو کی طرح باہر آتی ہے۔ رحمت کے فرشتے اس کو ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کو آسمان کے دروازوں کے قریب لے آتے ہیں۔ آسمان کے فرشتے کہتے ہیں، کس قدر عمدہ خوشبو والی یہ روح ہے جو تمہارے پاس زمین کی طرف سے آئی ہے۔ چنانچہ اس کو ایمانداروں کی ارواح (کے مستقر) میں لاتے ہیں۔ ایماندار لوگ اس روح کی ملاقات سے اس سے زیادہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں جس قدر کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے سفر پر گئے ہوئے ساتھی کی واپسی پر خوش ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اس سے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں شخص کا کیا حال تھا؟ (پھر) وہ کہیں گے، ابھی اس کو رہنے دو کیونکہ یہ دنیا کے غموں میں مبتلا تھا۔ وہ مرنے والا شخص (ان سے) کہے گا، وہ تو فوت ہو گیا تھا۔ کیا وہ تمہارے ہاں نہیں آیا؟ (اس پر وہ) کہتے ہیں، اسے اس کے مقام ہاویہ (دوزخ) کی جانب لے جایا گیا ہے، اور کافر کی موت کا وقت جب قریب آتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے ہاں ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے روح! تو اللہ کے عذاب کی طرف آ، تو ناخوش ہے اور تجھ پر تیرا رب ناراض ہے۔ چنانچہ وہ شدید بدبودار مردار کی بو کی مانند نکلے گی یہاں تک کہ (فرشتے) اس کو زمین کے دروازے تک لے آئیں گے اور کہیں گے، یہ کس قدر بدبودار ہے؟ یہاں تک کہ فرشتے اس کو کفار کی روحوں (کے مستقر) میں پہنچا دیں گے۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا

عَبْدِ الرَّحْمَنِ! إِنْ لَقِيتَ فُلانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلامَ . قَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ! نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ! أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلَى . قَالَتْ: فَهُوَ ذَاكَ .)) [1]

''اور عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب (میرے والد) کعب کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کے پاس ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا آئیں۔ انہوں نے کہا: اے عبدالرحمٰن کے والد! اگر تیری فلاں شخص سے ملاقات ہو تو اسے میری جانب سے سلام کہنا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ام بشر! اللہ تجھے بخشے، ہم تو اس سے زیادہ مشغول ہوں گے (کہ سلام پہنچائیں) ام بشر نے کہا: اے عبدالرحمٰن کے والد! کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنا نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایماندار لوگوں کی روحیں سبز پرندوں میں ہوں گی جو جنت کے درختوں سے کھائیں گے؟ کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: بالکل! (سنا ہے) ام بشر نے کہا کہ پس وہ یہی تو ہے۔''

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِينِهِ

میت کو غسل دینا اور اس کی تکفین کرنا

حدیث :18

((وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ

[1] سنن ابن ماجه، رقم: 1499۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 995.

وَسِـدْرٍ ، وَاجْـعَـلْـنَ فِی الْآخِرَةِ کَافُورًا ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِی ، فَلَـمَّـا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَی إِلَیْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِیَّاهُ . وَفِی رِوَایَة: اغْسِلْنَهَا وِتْرًا: ثَـلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا ، ابْدَأْنَ بِمَیَامِنِهَا وَبِمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا ، وَقَالَتْ: فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ فَأَلْقَیْنَاهَا خَلْفَهَا .)) [1]

’’اور حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار اگر تم مناسب سمجھو، پانی میں بیری کے پتوں کی (مناسب) آمیزش کر کے غسل دو اور آخری بار میں کچھ مشک کافور ڈالو۔ جب (غسل دینے سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ (ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ کو مطلع کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جانب اپنا تہہ بند بھیجا اور ارشاد فرمایا: اس کو بطور شعار استعمال کرو۔ اور ایک روایت میں ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا): اس کو طاق، تین یا پانچ یا سات بار غسل دو اور اس کا آغاز میت کی دائیں جانب اور اس کے وضو کے اعضاء سے کرو۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائیں اور ان کو اس کے پیچھے لٹکا دیا۔‘‘

وضاحت: ......حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا عام طور پر عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں۔ مذکورہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دینے کا ذکر ہے۔ میت کے غسل میں سب سے پہلے غسل دینے والے کو میت کے پیٹ پر معمولی دباؤ ڈالنا چاہیے تاکہ جو فضلہ باہر آنا

[1] صحیح البخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1254۔ صحیح مسلم، رقم: 990۔ سنن نسائی، رقم: 1881۔ سنن ابن ماجه، رقم: 1458.

چاہتا ہے وہ آجائے۔ بعدازاں اس کی شرم گاہ کی اچھی طرح صفائی کی جائے، پھر اس کو وضو کرایا جائے اور اس کے تمام جسم پر پانی بہایا جائے۔ یہ عمل ایک بار ضروری ہے جبکہ تین بار مستحب ہے۔

حدیث: 19

((وَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ .)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یمن کی بستی ''سحولی'' کی بنی ہوئی سفید رنگ کی کاٹن کی تین چادروں میں کفن دیا گیا۔ ان میں قمیص اور پگڑی نہ تھی۔''

حدیث: 20

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوقصته ناقته وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا .)) [2]

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی معیت میں احرام کی حالت میں تھا۔ اس کی اونٹنی نے (اس کو گرا کر) اس کی گردن توڑ دی۔ چنانچہ وہ فوت ہوگیا (اس کے بارے میں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی میں بیری کے پتے ملا کر اس کو غسل دو اور

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1264.

[2] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1267۔ صحیح مسلم، رقم: 93-1206.

اس کی دونوں چادروں میں اس کو کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگانا، نہ اس کے سر کو ڈھانپنا وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔‘‘

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلَاةُ عَلَيْهَا

جنازے کے ساتھ چلنا اور اس پر نمازِ جنازہ ادا کرنا

حدیث : 21

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.)) [1]

’’اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنازہ تیزی کے ساتھ لے جاؤ کیونکہ اگر میت نیک ہے تو میت کو بھلائی کی جانب لے جا رہے ہو، اور اگر میت نیک نہیں ہے تو تم برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔‘‘

حدیث : 22

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ.)) [2]

’’اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الجنائز، رقم: 1315۔ صحيح مسلم، رقم: 50۔ 944۔ سنن ترمذی، رقم:1015۔ سنن ابن ماجه، رقم:1477۔ مسند احمد:240/2.

[2] صحيح بخاری، كتاب الجنائز، رقم:1310۔ صحيح مسلم، رقم: 77۔969۔ سنن ابوداود، رقم:3174۔ سنن ابن ماجه، رقم:1544۔ موطا مالك:232/1، رقم: 33.

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو (اس کے لیے احتراماً) کھڑے ہو جاؤ۔ اور جو شخص جنازے کے ساتھ چلا وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ (زمین پر) نہ رکھا جائے۔"

حدیث: 23

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا ، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا ، فَإِنَّه يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ . وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ .)) [1]

"اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے پیچھے ایمان کے ساتھ اور ثواب طلب کرنے کے لیے گیا اور اس پر نماز جنازہ ادا کیا اور دفن کرنے سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہا تو اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ ہر قیراط احد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جس شخص نے نماز جنازہ ادا کی لیکن دفن سے پہلے واپس آ گیا تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا۔"

حدیث: 24

((وَعَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى ، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1325۔ صحیح مسلم، رقم: 52۔ 951۔ سنن ابوداود، رقم: 3168۔ سنن نسائی، رقم: 1940۔ مسند احمد: 2/2.

تکبیراتٍ .))❶

''اورسیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عیدگاہ لے گئے، ان کی صفیں درست کیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غائبانہ نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار تکبیریں کہیں۔''

وضاحت: ......معلوم ہوا کہ خبر بھجوانا درست ہے، البتہ دور جاہلیت کے انداز پر موت کی خبر دینا درست نہیں۔ رشتہ داروں، دوست احباب وغیرہ اور نیک لوگوں کو خبر پہنچانا درست ہے۔ البتہ مفاخرت یا نوحہ خوانی کے مقصد سے بلانا جائز نہیں۔ خیال رہے کہ نجاشی رجب کی نو تاریخ کو فوت ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔ اس سے مخصوص حالات میں غائبانہ نماز جنازہ کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ نجاشی کی خصوصیت نہیں۔ واللہ اعلم

حدیث: 25

((وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا .))❷

''اورسیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک عورت کی نماز جنازہ ادا کی جو زچگی میں فوت

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1326۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 62-951۔ سنن ابوداود، رقم: 3204۔ سنن ترمذی، رقم: 1022۔ سنن نسائی، رقم: 1980۔ سنن ابن ماجہ، رقم: 1534۔ موطا مالك: 226/1، رقم: 14، مسند احمد: 281/2.

❷ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1331۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 87-964۔ سنن ابوداود، رقم 3195۔ سنن ترمذی، رقم: 1035۔ سنن نسائی، رقم: 1976۔ سنن ابن ماجہ، رقم: 1493۔ مسند احمد: 14/5 .

ہوگئی تھی، آپ ﷺ (جنازہ پڑھانے کے لیے) اس کے درمیان کھڑے ہوئے۔‘‘

وضاحت: ......مرد کے جنازے میں سر کے برابر اور عورت کے جنازے میں اس کے درمیان کے برابر کھڑا ہوا جائے۔

حدیث: 26

((وَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا، وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا، وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ.)) [1]

’’اور سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جنازے کے پیچھے، اس کے آگے، اس کے دائیں اس کے بائیں اور اس کے قریب چلے۔ نیز ناتمام بچے کا نماز جنازہ ادا کیا جائے اور اس کے والدین کے حق میں مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے۔‘‘

حدیث: 27

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ.)) [2]

---

[1] سنن ابوداود، کتاب الجنائز، رقم:3180۔ سنن ترمذی، رقم: 1031۔ سنن نسائی، رقم: 1942۔ سنن ابن ماجه، رقم: 1481۔ مسند احمد: 247/4۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

[2] سنن ابوداود، کتاب الجنائز، رقم: 3199۔ سنن ابن ماجه، رقم: 1497۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن‘‘ قرار دیا ہے۔

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی میت کی نماز جنازہ ادا کرو تو اس کے حق میں اخلاص کے ساتھ دعا کرو۔''

حدیث :28

((وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا، وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ.))[1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت پر نماز جنازہ ادا کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے: اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں، حاضر اور غیر حاضر، چھوٹے اور بڑوں، مرد اور عورتوں (کے گناہوں) کو معاف فرما۔ اے اللہ! ہم میں سے تو جس شخص کو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھنا، اور ہم میں سے تو جس کو فوت کرے اس کی وفات ایمان پر فرمانا۔ اے اللہ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں مبتلا نہ کرنا۔''

حدیث :29

((وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنْ

[1] سنن ابوداود، كتاب الجنائز، رقم: 3201۔ سنن ابن ماجه، رقم: 1498۔ مسند احمد: 368/2۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

الْمُسْلِمِينَ ، إِلَّا أَوْجَبَ . فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِهٰذَا الْحَدِيثِ .

وفی روایةِ الترمذی: قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ .))[1]

''سیدنا مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ جس فوت شدہ مسلمان کی نماز جنازہ پر مسلمانوں کی تین صفیں ہوتی ہیں تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب مالک رضی اللہ عنہ جنازے میں شریک افراد کو کم سمجھتے تو اس حدیث کی وجہ سے وہ انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جب (کسی شخص پر) نماز جنازہ ادا کرتے اور لوگوں کی تعداد کم ہوتی تو وہ لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔اس کے بعد بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس شخص کی نماز جنازہ میں تین صفیں ہو گئیں تو اللہ نے اس کے لیے جنت کو واجب کر دیا۔''

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میت کو دفن کرنے کا بیان

حدیث: 30

((وَعَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَجْلِسُوا

---

[1] سنن ابوداود، کتاب الجنائز، رقم: 3166۔ سنن ترمذی، رقم: 1028۔ سنن ماجه، رقم: 1490۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا)) 1

''سیدنا ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف (منہ کرکے) نماز ادا کرو۔''

وضاحت: ......نماز ادا کرتے وقت اگر قبر قبلہ رخ سامنے ہے تو نماز درست نہیں اور اگر دیوار حائل ہے تو کچھ حرج نہیں۔ واللہ اعلم

حدیث :31

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ، وفي رواية: وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ .)) 2

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت پر تھا۔''

حدیث :32

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ، ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا .)) 3

---

1 صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم: 97-972- سنن ابوداود، رقم: 3229- سنن ترمذی، رقم:1050- سنن نسائی، رقم:760.

2 سنن ابوداود، كتاب الجنائز رقم: 3213- سنن ترمذی، رقم: 1046- سنن ابن ماجه، رقم:1550- مسند احمد:27/2- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

3 سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، رقم:1565- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ ادا کی بعدازاں اس کی قبر پر آئے، اس کے سر کی جانب اس کی قبر میں مٹی کی تین مٹھیاں ڈالیں۔''

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر آہ و بکا کرنے کا بیان

حدیث: 33

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى أَبِى سَيْفٍ الْقَيْنِ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ، وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ: إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ.)) [1]

''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہم ابو سیف لوہار کے ہاں گئے (اور وہ آپ کے بیٹے ابراہیم کو دودھ پلانے والی عورت کے خاوند ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو اٹھایا، اس کا بوسہ لیا اور اس کے ساتھ پیار کیا۔ اس کے بعد ہم وہاں گئے تو جناب ابراہیم رضی اللہ عنہ نزع کے عالم میں تھے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں

[1] صحيح بخاری، كتاب الجنائز، رقم :1303ـ صحيح مسلم، رقم :1807/4 .

اشکبار ہوگئیں۔ چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوئے اور استفسار کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم (آنسو بہا رہے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! آنسو بہانا رحمت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اشکبار ہوگئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: آنکھیں اشکبار ہیں، دل غمزدہ ہے، اور ہم وہی کلمات کہتے ہیں جن کو ہمارا پروردگار پسند رکھتا ہے اور اے ابراہیم! بلاشبہ ہم تیری جدائی پر غم زدہ ہیں۔''

حدیث :34

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .))[1]

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخسار پیٹتا ہے، گریبان پھاڑتا ہے اور جاہلیت کے (دور) کے کلمات کہتا ہے۔''

حدیث :35

((وَعَنْ أَبِی مُوسَى الْأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ ، قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِی؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ . فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِی؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ: فَيَقُولُ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم:1294۔ صحیح مسلم، رقم: 165۔103، سنن ترمذی، رقم:999۔ سنن نسائی، رقم:1862۔ سنن ابن ماجه، رقم:1584۔ مسند احمد:432/1.

اللّٰهُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ .)) [1]

''سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ اپنے فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح کو قبض کیا ہے؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے۔ اللہ دریافت کرے گا کہ کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا؟ وہ اقرار کریں گے۔ اللہ دریافت کرے گا کہ میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ جواب دیں گے، اس نے تیری حمد و ثناء کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کے کلمات دہرائے۔ اللہ حکم دے گا کہ میرے بندے کے لیے جنت میں گھر تعمیر کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔''

حدیث: 36

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ، اَللّٰهُمَّ! أَجُرْنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا۔ إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا .)) [2]

''اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا مانگے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے تو اللہ اس کو پہلے سے بہتر بدل عطا فرمائے گا: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ، اَللّٰهُمَّ! أَجُرْنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا۔''

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الجنائز، رقم: 1021۔ مسند احمد: 415/4۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 1408.

[2] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم: 918.

حدیث: 37

((وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اصْنَعُوا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَائَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر پہنچی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو اس لیے کہ وہ ایک حادثہ سے دوچار ہوئے ہیں جس نے ان کو مشغول کر رکھا ہے۔''

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کرنے کا بیان

حدیث: 38

((وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهٖ فَبَكٰى وَأَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ، فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهٗ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي، فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ.)) [2]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

---

[1] سنن ابوداود، کتاب الجنائز، رقم: 3132۔ سنن ترمذی، رقم: 998۔ سنن ابن ماجه، رقم:1610.

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 108۔976۔ سنن ابوداود، رقم: 3234۔ سنن نسائی، رقم:2034۔ سنن ابن ماجه، رقم:1572۔ مسند احمد:441/2.

نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی۔ آپ ﷺ خود بھی رونے لگے اور آپ کے گرد جو لوگ تھے انہوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ میں والدہ کے لیے استغفار کروں لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی پھر میں نے اجازت طلب کی کہ والدہ کی قبر کی زیارت کروں تو مجھے اجازت دی گئی پس تم قبروں کی زیارت کرو اس لیے کہ قبروں کی زیارت موت کی یاد تازہ کرتی ہے۔"

حدیث :39

((وَعَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ ، وَقَالَ التَّرْمِذِيُّ: قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ ، فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ . و قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ .))[1]

"اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مبالغہ کے ساتھ قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ان کا کہنا ہے کہ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ زیارت سے منع کرنا اس حکم سے پہلے ہے جب آپ نے قبروں کی زیارت کی اجازت فرمائی۔ جب آپ ﷺ نے اجازت فرمائی تو اس اجازت میں مرد اور عورتیں سب داخل ہیں اور بعض اہل علم کا قول ہے کہ آپ نے عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کو اس لیے مکروہ جانا

[1] سنن ترمذی، ابواب الجنائز، رقم : 1056۔ سنن ابن ماجه، رقم: 1547۔ مسند احمد: 353/5۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

کہ ان میں صبر کم ہوتا ہے اور وہ کثرت کے ساتھ جزع فزع کرتی ہیں۔''

حدیث :40

((وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ: اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.)) [1]

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دیتے کہ جب وہ قبروں کی زیارت کے لیے جائیں (تو کہیں): اے مومنو! مسلمانو! (قبروں میں) سکونت رکھنے والو! تم پر سلام ہو اور جب اللہ نے چاہا تو ہم (بھی) تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 104-957۔ سنن ابن ماجه، رقم: 1547۔ مسند احمد: 353/5.

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

١ـ قرآن حكيم.
٢ـ الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.
٣ـ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، ١٣٩٨هـ.
٤ـ السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.
٥ـ السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.
٦ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، ١٣٩٨هـ.
٧ـ السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت ٣٠٣هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.
٨ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.
٩ـ صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.
١٠ـ صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.
١١ـ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، ١٤٠٢هـ.
١١ـ مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.